جلد ۲۹ | ۱۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش | ۱۵ محرم ۱۳۶۰ ہجری | ۱۲ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۴

مردم شماری کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ضروری ہدایات

۲۶-۲۷-۲۸ فروری اور یکم مارچ کو پنجاب کے ہر شہر اور گاؤں میں مردم شماری ہونے والی ہے۔ آج سے دس سال قبل ۱۹۳۱ء میں جب مردم شماری ہوئی۔ تو اس وقت جماعت احمدیہ کے افراد کی پوری تعداد کاغذات میں درج نہیں کی گئی تھی۔ اب جبکہ پھر مردم شماری کا موقعہ آیا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ جماعت کے تمام افراد مردم شماری کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے اور اپنے گھر کے تمام افراد کے نام پوری احتیاط کے ساتھ کاغذات میں درج کرائیں۔ اور اس معاملہ میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی سے کام نہ لیں

گزشتہ مردم شماری کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت ہائے احمدیہ کو بعض ہدایات دی تھیں۔ وہ چونکہ آج بھی ویسی ہی مفید اور ضروری ہیں جیسی اس وقت تھیں۔ اس لئے احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں:-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

(۱) مردم شماری کرنے والے سستی۔ یا شرارت سے فرقہ نہیں لکھا کرتے۔

(۲) ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ خود دیکھ لے کہ اس کے اور دوسرے احمدیوں کے نام کے سامنے کے خانہ میں احمدی لکھا ہے۔

(۳) ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ دیکھے۔ کہ اس کے اور دوسرے احمدیوں کے سب عورت۔ مرد۔ بچوں کے نام لکھے گئے ہیں اور کوئی نام باقی نہیں رہا۔ اور سب کے سامنے احمدی لکھا گیا ہے (۴) ایک نام بھی اگر آپ کے شہر یا علاقہ میں آپ کی غفلت کی وجہ سے رہ جائے گا۔ تو آپ جماعت سے دشمنی کرنے والے ٹھہرینگے۔ کیونکہ اس سے جماعت کی سبکی ہوگی۔

(۵) ہر ایک جگہ مردم شماری کرنے والے لوگوں کے ساتھ احمدیوں کو خود شامل رہ کر نگرانی کرنی چاہیئے۔ (۶) مردم شماری کے دن کو چھٹی کا دن سمجھیں۔ اور سب کام کاج چھوڑ کر اس کام کو کریں۔

(۷) ہندو لوگ ہمیشہ مردم شماری میں مسلمانوں کو کم کرکے دکھانے کی کوشش کرتے ہیں ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس نقص کا بھی خیال رکھے۔ اور دیکھے۔ کہ سب مسلمان خواہ کسی فرقہ کے ہیں۔ اُن کی مردم شماری پوری طرح ہو جاتی ہے۔ اور ایک مسلمان بچہ بھی خواہ ایک دن کا پیدا ہوا ہو۔ باقی نہیں رہ جاتا۔ (۸) ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ میرے اس اعلان کو اپنے ارد گرد کی جماعتوں تک پہونچا دے تا ایسا نہ ہو۔ کہ کسی جگہ کی جماعت جہاں اخبار نہ جاتا ہو۔ اس سے بے خبر رہے۔

(۹) ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ اُن لوگوں کو جو دلوں میں احمدیت کو قبول کر چکے ہوں۔ مگر ڈر کر ظاہر نہ کرتے ہوں۔ سمجھائے۔ کہ اس موقعہ پر اپنے آپ کو احمدی لکھوا دیں۔ تا خدا تعالیٰ کے سامنے ایک شہادت تو اُن کے دل کی تبدیلی پر ہو۔ (۱۰) پچھلی دفعہ بعض جگہ سینکڑوں کی جماعت درج ہونے سے رہ گئی تھی۔ اب کے ایسا نہ ہو۔

(۱۱) سب جماعتوں کو چاہیئے کہ فوراً اجلاس کرکے ہر محلہ اور ہر گلی کے لئے آدمی مقرر کر دیں۔ جو پہلے خود مکمل فہرست تیار کر لیں۔ اور پھر ساتھ مل کر مردم شماری کے وقت دیکھ لیں۔ کہ سب احمدیوں کی پوری طرح مردم شماری ہو گئی ہے۔"

ایک اور موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"شمار کنندگان عام طور پر ہندو ہوتے ہیں۔ جو ان قوموں کو خصوصیت کے ساتھ کم دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اُن کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور اس لحاظ سے وہ احمدیوں کی تعداد خصوصیت سے کم درج کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بالعموم کم دکھاتے ہیں۔ اب اگر ہر شمار کنندہ کمی کرنے لگے۔ تو مسلمانوں کی تعداد میں لاکھوں کی کمی ہو سکتی ہے۔ اور غور کرو۔ اس سے مسلمانوں کو کتنا نقصان اور ہندوؤں کو کتنا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اس لئے احتیاط کے ساتھ دیکھنا چاہیئے۔ اور شمار کنندگان کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ ہر ایک احمدی کے نام کے آگے احمدی لکھیں۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ ایک نومولود بچہ بھی بغیر درج ہونے کے نہ رہ جائے۔ اگر کسی جگہ شمار کنندگان احمدی لکھنے سے انکار کریں تو گورنمنٹ کو تاریں دینی چاہئیں۔ ہمیں بھی اطلاع دینی چاہیئے۔ ہم اس کے متعلق انتظام کریں گے ۔ . . . مختصر یہ کہ اس سلسلہ میں جس قدر بھی ممکن ہو۔ کوشش کی جائے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان ہدایات پر جماعت کے لئے عمل کرنا جس قدر ضروری ہے۔ وہ تو اظہر من الشمس ہے لیکن ہم اس قدر کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ۲۶-۲۷-۲۸ فروری ۱۹۴۱ء کو ان لوگوں کے نام مردم شماری کے کاغذات میں درج کئے جائیں گے۔ جو گھروں میں رہتے۔ اور مستقل سکونت رکھتے ہیں۔ کاغذات میں ہر گھر کی عمومی آبادی درج کی جائے گی۔ خواہ کوئی شخص عارضی طور پر گھر سے باہر ہی گیا ہوا ہو۔

لیکن بہتر یہی ہے۔ کہ جو شخص ان تین دنوں میں باہر جانا چاہے وہ پہلے اپنا نام درج رجسٹر کرائے۔ ان تین دنوں کے بعد یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو صرف ان لوگوں کے نام درج رجسٹر ہوں گے۔ جو کہیں مستقل سکونت نہیں رکھتے جو ہوٹلوں اور سراؤں وغیرہ میں مقیم ہوتے ہیں۔ اسی دن فقیروں خانہ بدوشوں اور بازاروں میں ادھر ادھر سونے والوں کے نام بھی درج رجسٹر کئے جائیں گے۔

چونکہ مردم شماری نہ صرف ملکی اور سیاسی حقوق کے حصول کے ساتھ بہت بڑا تعلق رکھتی ہے۔ بلکہ اس سے جماعت احمدیہ کو پنجاب اور پھر ہندوستان میں اپنی دس سالہ ترقی کا ایک حد تک اندازہ لگانے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی احمدی بچے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ مرد۔ عورت۔ تندرست۔ بیمار۔ امیر۔ فقیر اور مسافر کا نام مردم شماری کے کاغذات میں درج ہونے سے نہ رہ جائے۔ یہ ایک قومی فرض ہے۔ اور اس کی ادائیگی میں غفلت سے کام لینا اپنی قوم کو نقصان پہونچانا ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ البتہ شام کو متلی کی شکائت ہوگئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے علیل ہیں صحت کے لئے دعا کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

بن غازی (اٹلی) پر انگریزوں کے قبضہ کر لینے کی خوشی میں حکومت پنجاب کے اعلان کے مطابق آج مقامی دفاتر اور درسگاہوں میں تعطیل کی گئی۔

دفتر تحریک جدید وعدوں کی اطلاع سے فارغ ہوگیا

بیرون ہند کیلئے سال ہفتم کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال ہفتم کے جو وعدے منظور فرمائے۔ ان کی منظوری کی اطلاع دفتر تحریک جدید ساتھ کے ساتھ دیتا رہا۔ اب تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والی جماعتیں اور براہ راست وعدے پیش کرنے والے افراد دیکھ لیں۔ کہ ان کو منظوری کی اطلاع مل چکی ہے۔ اگر نہیں تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کا وعدہ حضور کے پیش نہیں ہوا۔ اور انہیں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے خط وکتابت کرنی چاہیئے۔

ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء تھی جو گزر چکی۔ اب ہندوستان کے وہ احباب شامل ہو سکتے ہیں۔ جن کو یا تو آخری تاریخ کا علم کسی نہ کسی وجہ سے نہیں ہوا۔ یا وہ سیکرٹری مال جن کا وعدہ تو ان کے پاس وقت کے اندر پہونچ چکا تھا۔ مگر وہ اپنی کسی معذوری سے وقت کے اندر لکھ نہیں سکے۔ بیرون ہند کی جماعتوں کے لئے سال ہفتم کے وعدوں کی تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء ہے۔ ابھی تک جن جماعتوں یا افراد کے وعدے موصول نہیں ہوئے۔ انہیں آخری تاریخ کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جلد سے جلد حضور کی خدمت میں اپنے وعدے پیش کر دینے چاہئیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

میرے مضمون میں ایک قابل اصلاح غلطی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

آج مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۴۱ء کے "الفضل" میں میرا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے۔ "کون بہتر ہیں قربانی والے یا انعام والے"۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اس مضمون کے آخری حصہ میں ایک ایسی غلطی ہوگئی ہے۔ جو قابل اصلاح ہے آخری پیرے کے شروع میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ "اے ہمارے خدا۔ اے ہمارے پیارے باپ"۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں نے "اے ہمارے پیارے باپ" کے الفاظ نہیں لکھے تھے بلکہ "اے ہمارے پیارے آسمانی باپ" کے الفاظ لکھے تھے۔ گو یہ ممکن ہے کہ جلدی میں مجھ سے آسمانی کا لفظ لکھنے سے رہ گیا ہو۔ مگر میں یہی سمجھتا اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ میں نے یہ لفظ لکھا تھا۔ اور کم از کم میری نیت میں یہ لفظ ضرور داخل تھا۔ میں نے ایڈیٹر صاحب سے عرض بھی کیا تھا۔ کہ میرے مضمون کی کاپی مجھے دکھا لیں۔ تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو میں اس کی اصلاح کرسکوں۔ مگر غالباً وہ کسی معذوری کی وجہ سے نہیں دکھا سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ "آسمانی باپ" کی جگہ صرف "باپ" کا لفظ چھپ گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ مجھے اور بھی بعض خفیف خفیف غلطیاں یا تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔

ممکن ہے کہ بعض دوست "آسمانی باپ" اور "باپ" کے مفہوم میں زیادہ فرق محسوس نہ کریں۔ اور یہ خیال کریں۔ کہ مراد بہرحال ایک ہی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو توحید کا اعلیٰ سبق ہمیں اسلام سکھاتا ہے۔ اور جس طرح اسلام نے ہر ظاہری اور باطنی رنگ کے شرک کے خلاف امت مسلمہ کی حفاظت فرمائی ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے یہ غلطی حقیقۃً قابل افسوس اور قابل اصلاح ہے۔ آسمانی باپ سے تو صراحتہً یہ مراد ہے۔ کہ ہمارا ایک اصلی باپ الگ موجود ہے۔ اور خدا کو صرف خاص تعلقات محبت و وداد کے اظہار کے لئے آسمانی باپ کہہ کر پکارا گیا ہے۔ لیکن آسمانی کے لفظ کے چھوڑ دینے سے گویا باپ کے لفظ کی نسبت خالصۃً اور منفرداً ذات باری تعالے کی طرف چلی جاتی ہے جو کسی طرح درست نہیں۔ یہ درست ہے کہ اصل چیز لکھنے والے کی نیت اور اس کے دل کے حقیقی خیالات ہیں۔ مگر ان غیر مادی خیالات کے لئے ہم جو جسم انتخاب کرتے اور جو زبان استعمال میں لاتے ہیں۔ اس میں بھی بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ورنہ آہستہ آہستہ مخفی شرک کے پیدا ہو جانے یا کم از کم توحید کے اعلےٰ مقام سے گر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور بہرحال خدا کی وراء الوراء ہستی کے مناسب حال الفاظ کا استعمال کیا جانا ازبس ضروری ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس بات کو نوٹ فرمالیں گے۔ کہ میرے مضمون کے اصل الفاظ "اے ہمارے پیارے باپ" نہیں بلکہ "اے ہمارے پیارے آسمانی باپ" ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس صحیح اور اعلےٰ مقام پر قائم رکھے۔ جو اس کی توحید کی شایانِ شان ہے۔ اور ہم ممبران خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر تو توحید کے قیام کے متعلق خاص ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمارے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ یعنی اے نسلِ فارس کے بیٹو تم توحید کو مضبوط پکڑو۔ ہاں اس توحید کو جو خالص اور مصفیٰ اور ہر ظاہری اور باطنی ملاوٹ سے پاک وصاف ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسی ہی توفیق دے آمین۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

حلقہ لائل پور کے لئے مبلغ

مجھے نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے اضلاع لائل پور۔ جھنگ۔ سرگودھا اور شیخوپورہ میں تبلیغ کرنے کے لئے لائل پور کو مرکز بنا کر یہاں بھیجا گیا ہے۔ اس لئے ان اضلاع کے جو احمدی احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جلسہ سالانہ پر ارشاد کے مطابق اپنے غیر احمدی ۲۴ رشتہ داروں یا دوستوں وغیرہ کے دیہات اور علاقوں میں ساتھ جا کر تبلیغ کرا سکیں۔ وہ مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ خاکسار۔ محمد یار عارف مسجد فضل امین پور بازار لائل پور

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔

چھٹی حدیث:۔ اِسْتَعِیْنُوْا عَلَے الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ

ترجمہ:۔ مدد چاہو اپنی ضروریات پر راز داری یا پوشیدگی کے ساتھ

(۱)

ایک سلطنت کے وزراء سلطنت کے راز محفوظ نہیں رکھتے۔ دُشمنوں کو اُس سلطنت کے راز معلوم ہو جاتے۔ اور اُس کی خامیاں اُن کے علم میں آجاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ غنیم اس کے کمزور مقامات پر حملہ کر کے اس سلطنت کو [illegible] تا ہے۔ لیکن اگر اُس سلطنت کے اراکین اس [illegible] پر پُوری طرح عمل پیرا ہوتے۔ تو کبھی دُشمن کامیاب نہ ہوتا۔

(۲)

گولہ بارُود کے کارخانے۔ زمین دوز قلعے اور فوج کے نقطۂ خیال سے جس قدر اہم مقامات ہوتے ہیں۔ ان پر راز داری کے قواعد عائد ہوتے ہیں۔ اگر دُشمن ان کی تصویر لے لے۔ یا اُن مقامات پر آگاہ ہو جائے۔ تو سوائے تباہی کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اسی لئے اگر کوئی شخص اُن کی تصویر لیتا ہوا پکڑا جائے۔ یا اس کے پاس اُن کے نقشے پائے جائیں۔ تو اس کی سزا سب مہذّب و متمدن ممالک میں سوائے موت کے اور کوئی نہیں۔ پس یہی صحیح طریق ہے۔ کہ:۔

اِسْتَعِیْنُوْا عَلَے الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ

یعنی اپنی ضروریات پر راز داری کا پردہ ڈال لیا کرو۔

(۳)

ایک شخص مجبُور و مضطر ہو کر اپنی ضروریات دُوسروں کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ اب بجائے اس کے کہ فقراء اور سائلوں کی طرح ہر شخص کے آگے دست سوال دراز کرنے لگے۔ یہ حدیث اُسے کہتی ہے۔ کہ اگر تم مجبُور ہو جاؤ۔ اور سوائے دُوسروں کے ذریعہ اپنی ضروریات پُوری کرانے کے اور کوئی چارہ نہ رہے۔ تو سائلوں کی طرح دربدر نہ پھرو۔ کیونکہ چہرہ کی آبرُو کو سنبھال کر رکھنا چاہیئے۔ اس لئے فقرو فاقہ کے ابتلاء کے وقت اگر کسی سے کچھ امداد لینی بھی ہو۔ تو پردہ اور نہایت اخفاء سے بعض ایسے اشخاص کے سامنے جو جود و سخا سے متصف ہوں۔ اپنی ضروریات طلب کر سکتے ہیں۔ یا حاکم وقت اور سرکاری بیت المال کے ذریعہ اپنے حوائج پُورے کر سکتے ہو۔ مگر ہر کہ ومہ کے سامنے اپنی ضروریات کا دُکھڑا رونا اور سوال کو پیشہ بنا لینا۔ اور ہر شخص کے آگے پبلک میں دست سوال دراز کرنا یہ مسلمان کی شان کے بالکل منافی ہے۔

(۴)

ایک سلطنت کا وزیر خزانہ نئے سال کا بجٹ بنا کر پیش کرنا چاہتا ہے۔ وُہ بعض اشیاء پر مزید محصُول یا ٹیکس لگانا چاہتا ہے۔ اگر اسمبلی۔ یا پارلیمنٹ میں بجٹ پیش کرنے سے قبل یہ تجویز باہر نکل جائے۔ تو فوراً بڑے بڑے تاجر اُن اشیاء کو خرید لیں۔ اور پھر مہنگا کر کے بیچیں۔ تو تجارت کا کارخانہ درہم برہم ہو جائے۔ لیکن اگر یک وقت سب پبلک کو معلُوم ہو۔ تو کسی طبقہ کو بھی نقصان نہ ہو۔ اسی لئے کسی گزشتہ سال گورنمنٹ آف انڈیا کے وزیر خزانہ نے جب دیا سلائی اور بعض اشیاء پر مزید ٹیکس لگایا۔ تو اسمبلی میں بل پیش ہونے تک وزیر خزانہ کے عملہ تک کو پتہ نہ تھا اور یہ عقلمندانہ راز داری اس لئے برتی گئی۔ کہ دیا سلائی کی تجارت میں گڑبڑ نہ ہو۔

(۵)

گزشتہ جنگ عظیم میں انگلستان میں تمام کارروائیوں پر ایسی زبردست راز داری کا پردہ ڈالا جاتا تھا۔ کہ جس کی حد معلُوم نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ برطانیہ کلاں کے تمام کبوتر مروا دیئے گئے۔ تاکہ کہیں کوئی چھپا ہوا جاسُوس کبوتروں کے ذریعہ انگلستان کے خفیہ راز جرمنی میں نہ پہونچا دے۔ اُسی جنگ میں وزیر جنگ یعنی لارڈ کچنر نے رُوس کی طرف سفر اختیار کیا۔ تاکہ روسیوں کو جرمنی کے مقابلہ پر ڈٹا رہنے کی ترغیب دیں اور اُن کے اس سفر کو انتہائی راز داری سے شروع کیا گیا۔ حتّےٰ کہ کیبینٹ کے بعض وزراء کو بھی علم نہ تھا۔ مگر جرمنی کے جاسُوسوں نے کسی طرح یہ راز معلُوم کر لیا۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ جرمنی کی ایک آبدوز نے اس جہاز کو غرق کر دیا۔ اور وزیر جنگ مارا گیا احادیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ حضرت رسُول مقبُول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوجی مہمات کو نہایت شدید راز داری کے ساتھ شروع فرماتے۔ بلکہ بعض دفعہ تو یہاں تک راز داری سے کام لیا جاتا کہ فوج جارہی ہے۔ مگر اُس کے کمانڈنگ انچارج کو بھی پتہ نہیں۔ کہ ہماری منزل مقصُود کہاں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بند خط۔ جس میں منزل مقصُود کا پتہ اور دوسری ہدایات ہوتی تھیں۔ افسر جیش کے سپرد فرماتے۔ اور اُسے حکم دیتے۔ کہ فلاں مقام پر پہونچ کر اس خط کو کھولنا۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی سپاہی اپنے بال بچوں میں منزل مقصود کا ذکر کر دے۔ اور دُشمنوں تک یہ خبر پہونچ جائے۔ اور وُہ تیار ہو کر اسلامی فوج کا مقابلہ کریں۔ اور اس طرح کشت و خون کا بازار گرم ہو۔

(۶)

ہر انسان کے ساتھ اُس کے حاسد اور بدخواہ بھی لگے ہوتے ہیں۔ پھر بعض لوگ ایسی طبیعت کے ہوتے ہیں۔ کہ کسی شخص کا کام۔ بنتا دیکھ ہی نہیں سکتے۔ ضرور روڑہ اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے نکاح طلاق۔ خلع۔ مقدمات۔ تجارت۔ زراعت غرض بہت سے کاموں میں انسان اگر اپنے معاملات راز داری کے ساتھ کرے۔ تو بہتر ہے۔ تاکہ حاسد۔ بدخواہ اور روڑہ اٹکانے والے ناکام رہیں۔

اسی طرح میرے پاس قضا میں ایک مقدمہ آیا۔ کہ ایک شخص نے کسی جگہ دس ہزار روپیہ کے نوٹ ڈبہ میں بند کر کے زمین میں گاڑ دیئے۔ گاڑتے وقت دُوسرے شخص کو ساتھ ملا لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب وُہ جگہ اکھیڑی گئی۔ تو ڈبہ ندارد۔ لازماً شبہ اُس رازدان پر ہُوا۔ دریافت کرنے پر اُس نے انکار کر دیا۔ دونوں احمدی تھے۔ مقدمہ قضاء میں آیا۔ سماعت میرے سپُرد ہُوئی۔ میں نے مُدعی سے ثبوُت طلب کیا۔ اب ثبوُت وُہ کیا دے سکتا تھا سوائے اس کے کہ [illegible] کہے۔ کہ مدعاعلیہ کے سامنے میں نے خزانہ دفن کیا۔ اور اس کے سوا اور کوئی واقف نہ تھا۔ مگر مدعاعلیہ نے کہا۔ کہ ممکن ہے کہ یہ خود ہی نکال کر لے گیا ہو۔ میرا راز سے واقفیت کہاں لازم کرتی ہے۔ کہ خزانہ میں نے ہی نکالا ہے۔ آخر مُدعاعلیہ سے انکار پر قسم لی گئی۔ اُس نے قسم کھالی۔ اور مقدمہ داخل دفتر ہُوا۔ اب یہ نتیجہ صرف اس امر کا ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کو اپنا راز بتا دیا۔ جس کی اعتباری حیثیت ایسی تھی۔ کہ بعد میں اُسے بددیانت قرار دینا پڑا۔

(۷)

ایک معنے اس حدیث کے یہ بھی ذوقی طور پر ہو سکتے ہیں۔ کہ اپنی ضروریات اس طرح طلب کرو۔ کہ کسی کو پتہ نہ لگے۔ اور وُہ طریق یہ ہے کہ انسان اپنی ضروریات صرف اپنے مولا سے طلب کرے۔ کیونکہ وُہ وار اور [illegible] سنتی ہے۔ اُس سے طلب کرنے اور اس کے آگے دست سوال دراز کرنے سے معاملہ مخفی رہتا ہے۔ بندہ مانگتا اور خدا سُنتا ہے۔ اور پاس والا نمازی بھی نہیں جانتا۔ کہ میرے پہلو میں کھڑا ہونے والا شخص اپنے مالک سے کیا کچھ مانگ رہا ہے اور یہی مفہوم قرآن مجید کی اس آیت کا ہے:۔ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ۔ یعنی مانگو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور پوشیدگی میں۔

چند حقائق

پلا ساقیا وہ مے ارغوانی
کہ جس سے ملے دائمی زندگانی

مِنَ الماءِ حیٌّ جو ہے کُلَّ شیءٍ
پلا دے پلا دے وہ عرفاں کا پانی

جَزَاءً وِّفَاقًا وَّ کَاْسًا دِھَاقًا
یہ ہے وعدۂ حضرتِ لامکانی

وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ اٰیَۃٌ
ہر اک چیز میں پائی اس کی نشانی

جو پوچھا گیا ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ
جھکیں آنکھیں سب کی نہ بولے زبانی

مع الجسم۔ رفع السّماء غیر ممکن
ارے چھوڑ و واعظ یہ باتیں پرانی

لقدْ ماتَ عیسٰی لقدْ ماتَ عیسٰی
پکار اٹھے سب خاکی و آسمانی

تقاضا اَرِنِیْ کا ہوتا رہا ہے
جواب اس کا لیکن لَنْ تَرَانِیْ

مگر ایک ہی فردِ اکمل ہے جس نے
یہ فرمایا لوگوں سے رَبِّیْ اَرَانِیْ

ملا قابَ قَوْسَیْنِ وَ اَدْنٰی کا درجہ
وہ فضلِ عظیم اور سبعِ مثانی

جو وعدے کئے تھے وہ پورے ہوئے ہیں
مقالی فسُبْحَانَہٗ مَنْ یَّرَانِیْ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے آیا
کہ قدرت میں کوئی نہیں حق کا ثانی

دعا اور صدقے سے تقدیر بدلے
عَلٰی اَمْرِہٖ غَالِبٌ کی نشانی

جو وعدے کی نسبت کہا ھَلْ وَجَدْتُّمْ
وجدناہ حقًّا پکارے یہ فانی

جو اَوْفُوْا بِعَھْدِیْ پہ ثابت قدم ہو
پکارے گا اک روز اوفی الامانی

اگر نفس ہے مُطْمَئِنَّہ تو بے شک
ہے فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَہ۔ کامرانی

کسی نے کہا ہے کہ میں نے لکھا تھا
ہے حج کا بدل آمدِ قادیانی

غلط ہے۔ مرا ایسا مطلب نہیں تھا
نہیں شعر فہمی تو کیا شعر خوانی

ادائے حجِّ کعبہ تو مکّے ہی ہوگا
یہ حکمِ خداوند ہے آسمانی

بدل سکتا ہے کون شرعِ نبیؐ کو
وہ اجمیر باشی ہو یا قادیانی

فریضے کا مرکز فقط خانہ کعبہ
دگر ہیچ۔ ہاں خادمانِ زمانی

جو تم صحبتِ صادقاں میں رہو گے
تو پاؤ گے توفیق نیکی عیانی

فسبّح بحمْدہٖ پہ دل سے عمل کر
نہ کچھ کام آئے گی یہ سبحہ رانی

پلا ساقیا اور جامِ یمانی
کہ باقی ہے میری ابھی کچھ کہانی

قریبِ ہلاکت ہیں برباد ہوں گے
یہ ہٹلر۔ مسولینی۔ غولانِ جانی

ستاؤ نہ اہلِ وفا کو ستاؤ
محافظ ہیں وہ امن کے جاودانی

ڈرو آہِ مظلوم سے جاہ والو
یہ دنیا کی حشمت تو ہے آنی جانی

جلا کر کہیں راکھ کر دے نہ تم کو
مبادا کہ رہ جاؤ بن کر کہانی

بنایا احادیث کر کے مُمَزَّق[1]
ہیں آیاتِ فرقانِ حق قہرمانی

گورنمنٹ برطانیہ کی مدد ہو
بہ زور و زر و خواہشِ کامرانی

رہو الغرض خیر خواہِ حکومت
بہ امدادِ مالی و قلبی۔ لسانی

بہادر بنو جسم مضبوط کر لو
تو پھر صبر ہے موجبِ دلستانی

کرو اپنے ہاتھوں ہی سے کام اپنے
چراؤ نہ محنت سے جی میرے جانی

نہ دیکھو حقارت سے یہ تو ہے نعمت
خَشِن پوشی و سادگی۔ قلبہ رانی

امیروں کو ورزش سے صحت ملے گی
نہ ہوگی کسی کام سے سرگرانی

شگفتہ مزاجی بھی قائم رہے گی
جو ہے موجبِ راحتِ خاندانی

دعا روز و شب ہو نہ رنج و تعب ہو
بڑھے شوکت و شانِ صاحبقرانی

نظامِ تمدن بدل کر رہے گا
ہے فرما چکا احمدیت کا بانی

حکومت دلوں پر اک اللہ کی ہوگی
جو ہے مومنوں کے لئے شادمانی

زمانہ بھی طرحِ دگر ڈال دے گا
نیا باغ ہوگا نئی باغبانی

نہ ابلیس کا دجل کچھ کر سکے گا
نہ اعدائے ملت کی ریشہ دوانی

ہزار آفریں مردِ حق ہمین دکال
خدا داد ہے تیری معجز بیانی

بکھیرے چلی جائے انمول موتی
تری طبعِ موزوں قلم کی روانی

جو تصویر کھینچی تصوّر نے تیرے
بھلا کیا بنائیں گے بہزاد و مانی

بآسانی مشکل مسائل کئے حل
جہاں رہ گئے رازی و تفتازانی

ہے کچھ اور ہی شانِ علمِ لدنّی
کہاں عسقلانی ہو یا قسطلانی

پلا ساقیا جام پر جام ہم کو
کہ سرمست ہو کر کریں نغمہ خوانی

یہ مے خانہ بن جائے عالم کا مرجع
یہاں جمع ہوں سب اقاصی ادانی

کبھی آف گو لیگی تھا جزوِ اسمی
مگر اب تو ہیں اکملِ قادیانی

[1] فجعلنٰھم احادیث ومزّقنٰھم کل مُمزّق

معصوم بچوں کے جنازہ کے متعلق
مولوی محمد علی صاحب کا تازہ فتوےٰ

برادرم محمد مستقیم صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی انبالہ نے ۸ جنوری کو ایک خط کے ذریعہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین سے سوال کیا تھا۔ کہ جب بچے پیدائشی طور پر معصوم اور اسلامی فطرت پر ہوتے ہیں تو کیا غیر مسلموں کے بچوں کا جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے اگر نہیں تو کیوں؟ اس استفسار کا جواب ۲۶ جنوری ۱۹۴۱ء کو مولوی صاحب موصوف کی طرف سے حسب ذیل الفاظ میں دیا گیا ہے۔

”جنازہ تو بڑے کا ہوتا ہے۔ اور یہ دعائے مغفرت ہوتی ہے۔ جو اس کے لئے کی جاتی ہے۔ بچہ چونکہ معصوم ہوتا ہے۔ اگر جنازہ پڑھا بھی جائے تو دعائے مغفرت کوئی نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف یہ دعا ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس بچہ کو شفیع بنائے۔ اور اجر کا موجب بنائے۔ یعنی وہ دعا فی الحقیقت اس کے والدین کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے غیر مسلم بچہ کے جنازہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“

مولوی صاحب کے یہ الفاظ ان کے پرسنل اسسٹنٹ صاحب نے برادرم محمد مستقیم صاحب کو لکھ کر بھیجے ہیں۔ اور یہ خط اب میرے پاس ہے۔ ان الفاظ کی روشنی میں ... حضرت مسیح موعود

منعم علیہ گروہ اور قابل اصلاح لوگوں کی تربیت

قرآنی اصطلاح میں منعم علیہ گروہ کے چار مقام ہیں (۱) مقام نبوت (۲) مقام صدیقیت (۳) مقام شہادت اور (۴) مقام صالحیت۔ سب سے بڑا مقام مقام نبوت ہے۔ اور سب سے افضل اور بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن اقوام کی اصلاح وہدایت کے لئے انبیاء مبعوث ہوئے۔ ان کی خاطر انہوں نے ہر تکلیف جھیلی اور مصیبت برداشت کی اور اپنی ساری زندگی لوگوں کی اصلاح وتربیت میں گذار دی۔ اور گو وہ خود روحانیت کے اعلےٰ مقام پر فائز تھے۔ مگر بنی نوع کی ہمدردی ان کے اندر اس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کہ قطع نظر اس کے کہ لوگوں میں کیا کیا عیوب اور گند ہیں۔ انہوں نے اصلاح کے کام کو اپنے ذمہ لیا۔ اور ان تھک کوششوں سے اُسے سرانجام دیا۔ پھر سعادت مند تو راہ راست پہ آ گئے اور شقی خدا کے قہر کے نیچے آ کر اس دنیا سے چل بسے۔

بالعموم یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ احباب میں سے اول تو بہت کم لوگ تربیت کی ذمہ واری کو اپنے کندھوں پر لیتے ہیں اور جن کو کسی قدر اس کام کی توفیق ملتی ہے۔ وہ اسے بدیں خیال کچھ عرصہ بعد چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو کسی روحانی مقام پر فائز اور اپنے زیر تربیت لوگوں کو گندے اور ادنےٰ مقام پر سمجھتے ہیں۔ اور ان کی اس ادنےٰ حالت کو دیکھ کر نہایت نفرت اور حقارت سے ان سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور تربیت ایسی اہم ڈیوٹی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کے اپنے مقام روحانیت کو نبیوں اور دیگر روحانی لوگوں کے مقام کے مقابل رکھ کر دیکھا جائے۔ تو بے اختیار کہنا پڑے گا۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

پھر نبی اور دیگر بزرگ تو باوجود اپنی اعلےٰ اور ارفع شان کے لوگوں کی گندی حالت کو دیکھ کر بیزار نہ ہوں۔ اور جو لوگ ان سے کچھ بھی نسبت نہ رکھیں وہ بیزار ہو جائیں ؎

چراغ مردہ کجا نور آفتاب کجا
ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

یہ بات ظاہر ہے کہ ایمان کے مختلف مراتب ہیں۔ ایک وہ ایمان ہے جو نبیوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اور ایک وہ ایمان ہے جو صدیق، شہید اور صالح لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آیا ہے وقل انا اول المومنین۔ جس سے ثابت ہے کہ آپ بھی مومنین کے زمرہ میں شامل ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی رضوان اللہ علیہم بھی مومن تھے۔ اور اگر ہم اور نیچے آ جائیں۔ تو امت کے اکابرین۔ محدث۔ مجدد۔ قطب۔ غوث سب مومن تھے۔ پھر اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وحی ہوئی وقل انا اول المومنین۔ کہ اے مسیح موعود تو کہہ دے کہ میں پہلا مومن ہوں۔ پھر آپ کے خلفاء، اور آپ کے بزرگ صحابہ بھی مومن ہیں۔ اب اگر ہم اپنے ایمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کے بالمقابل رکھیں۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان کے مقابل رکھیں۔ یا دوسری بزرگ ہستیوں کے ایمان کے مقابل میں اپنے ایمان کو لائیں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ ہمارا ایمان بالکل ہیچ ہے۔ لیکن باوجود اس کے ان بزرگ ہستیوں نے لوگوں سے نفرت نہ کی۔ اور انہیں حقارت سے نہ دیکھا۔ بلکہ ان کو ادنےٰ مقام سے اٹھا کر اعلےٰ مقام پر لانے کی کوشش کی۔ اور اس کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ پھر ہم کس منہ سے اپنے کمزور بھائیوں سے نفرت کا اظہار کر کے اور حقارت کے جذبہ سے الگ ہو جائیں۔ اور انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ خیال مخفی کبر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جس سے روحانی لوگ پاک ہوتے ہیں۔ اور کبھی کسی کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اور اگر وہ کبھی ان میں کوئی عیب اور نقص کی بات دیکھیں تو ان سے چشم پوشی اور درگذر سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کی اصلاح کے خیال سے ان کی برائیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی باب میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہ آپ ایک مرتبہ اپنے حواریوں کے ساتھ جا رہے تھے۔ رستے میں ایک گلا سڑا مردہ کتا پڑا تھا۔ حواریوں نے اسے دیکھ کر سخت نفرت اور حقارت کا اظہار کیا۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا اس کے دانتوں کی طرف دیکھو کیسے چمکیلے ہیں۔

اس واقعہ سے صوفیاء نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ خدا کے برگزیدہ بندوں کو لوگوں کی برائیاں نظر نہیں آتیں۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ ان پاک لوگوں کو جو کچھ دکھائی دیتا ہے وہ اس شخص کو بھی نظر آتا ہے جس میں وہ پایا جاتا ہے۔ مگر ان کو اصلاح کا خیال ہوتا ہے جو دوسروں کو نہیں ہوتا۔ اس لئے دوسرے لوگ عیب چینی میں لگ جاتے ہیں۔ اور یہ مقدس لوگ بوجہ اپنی ہمدردی کے اس میں کسی خوبی کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اور پھر اس خوبی کو لے کر اصلاح کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ اور اگر ہم خیال کریں کہ ان برگزیدہ لوگوں کو برائیاں نظر ہی نہیں آتیں تو پھر اصلاح کا کام ان کے سپرد کیسے ہو سکتا ہے۔

اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک مشہور روایت ہے۔ کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر میں اپنے کسی مرید کو شراب کی حالت میں ایک گندی نالی پر پڑا دیکھوں۔ تو اسے وہاں سے اٹھا لے جاؤں گا۔ اور اس کی ہر طرح سے اصلاح کروں گا۔

یہ وہ مقام ہے جو خدا کے بزرگ انبیاء کو حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ وہ جذبہ ہے جس کے ماتحت وہ لوگوں کی اصلاح اور تربیت کا کام کرتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلہ میں سب سے برتر مقام حاصل کیا۔ اور سب سے اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ اور موجودہ زمانہ میں اسی نمونہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمل کیا۔ پس ہر مومن کو چاہیئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پر چلنے کی پوری کوشش کرے۔ کیونکہ وہی ہمارے لئے نیک نمونہ ہیں۔ اور آپ ہی کی اقتداء اور پیروی میں ہم خدا کے ہاں سرخرو ہو سکتے ہیں۔

خاکسار: قمرالدین مولوی فاضل قادیان

احمدیہ کیلنڈر

فی زمانہ تاریخ اور دنوں کا حساب ایک ضروری امر ہے۔ خصوصاً جماعت احمدیہ جس کے سامنے روزمرہ کے مشاغل کے علاوہ دینی خدمات اور تمام دنیا کو روحانی اسلحہ سے فتح کرنے کا عظیم الشان کام بھی ہے۔ ان کے لئے تو دنوں تاریخوں اور اوقات کا جائزہ لیتے رہنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بیش بہا احسانوں میں سے ایک بڑا احسان احمدیہ کیلنڈر کا تجویز فرمانا ہے۔ جو احباب کی سہولت کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کوئی احمدی گھر، مسجد، دفتر یا لائبریری اس کیلنڈر سے خالی نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ دوسرے لوگوں میں بھی اس کی اشاعت کرنی چاہیئے۔ رعایتی قیمت صرف ۲ر۔ خرچ ڈاک فی کیلنڈر ۳ر

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

"الفضل" کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش

میاں محمد نواز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نئی دہلی نے ایک اور خریدار دیا ہے۔ اسی طرح مرزا عبد اللطیف صاحب بی۔ اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے چار مزید خریدار مہیا فرمائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تمام مجالس کو اس طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے

اسی طرح دوسری مجالس بھی الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کریں گی۔ ایڈیٹر

تقرر عہدہ داران کا اعلان

ابادان پوسٹ بکس ۱۵۱

سکرٹری شیخ حبیب اللہ صاحب

نونگ وتفبیرا

پریذیڈنٹ راجہ صاحب حاجی باز خان صاحب
سکرٹری مال راجہ شاہ سوار خان صاحب
امام الصلوٰۃ سید امیر حسین شاہ صاحب

علاقہ بیٹ بیاس

مشتمل بر مقامات بھینی میلواں۔ جاگووال
بھینی پسوال۔ بھینی کاہنیاں۔ دارا پور
چھاڈریاں۔ گاہلڑیاں۔ چھچھرے
کوٹلہ گوجراں

سکرٹری مال چوہدری جان محمد صاحب
سکنہ بھینی میلواں
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی محمد صدیق صاحب
سکنہ چھچھرے علاقہ بیٹ
سکرٹری تبلیغ چوہدری شرف الدین صاحب
سکنہ دارا پور بیٹ

چک لوہٹ ضلع لدھیانہ

امام الصلوٰۃ / سکرٹری تعلیم و تربیت: مولوی عبد الرحیم صاحب
سکرٹری مال چوہدری شیر محمد صاحب
پریذیڈنٹ ہیرا صاحب
سکرٹری امور عامہ چوہدری نور محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ محمد اسمٰعیل صاحب

مردان

جنرل سکرٹری / سکرٹری تعلیم و تربیت / آڈیٹر: محمد الطاف صاحب کلرک پی۔ ڈبلیو ڈی مردان
سکرٹری مال بابو محمد حسین صاحب ڈرافٹسمین
سکرٹری تبلیغ منشی آدم خان صاحب
سکرٹری ضیافت مولوی معین الدین صاحب
سکرٹری امور عامہ و خارجہ شیخ محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری وصایا شیخ نیاز الدین صاحب
سکرٹری تحریک جدید بابو محمد حسین صاحب ڈرافٹسمین مردان
لائبریرین میاں محمد احسن صاحب نقل نویس مردان
امین مولوی معین الدین صاحب

تیجہ کلاں

پریذیڈنٹ چوہدری دین محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت / امام الصلوٰۃ: میاں غلام مصطفیٰ صاحب
سکرٹری تبلیغ میاں عنایت اللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ میاں کرم الٰہی صاحب
سکرٹری مال میاں عبد المجید صاحب

سکیھوال

پریذیڈنٹ حکیم میاں محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری مال میر محمد عبد اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ میاں محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت میاں فقیر محمد صاحب
سکرٹری امور عامہ حکیم میاں محمد اسمٰعیل صاحب

گلگت

سکرٹری مال مولوی حمید اللہ خان صاحب ٹیچر گورنمنٹ سکول
پریذیڈنٹ عبد الغنی صاحب

ناصر آباد سندھ

پریذیڈنٹ مرزا اعظم بیگ صاحب
سکرٹری مال عبد المومن خان صاحب
سکرٹری امور عامہ خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب صدیقی
سکرٹری تبلیغ ماسٹر عبد المجید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی فضل الٰہی صاحب
محصل مولوی عبید اللہ صاحب
امام الصلوٰۃ مرزا اعظم بیگ صاحب
سکرٹری تحریک جدید عبد المومن خان صاحب

گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

سکرٹری مال چوہدری محمد مالک صاحب بی۔ اے
وائس پریذیڈنٹ سلطان علی صاحب چندو

(ناظر اعلیٰ۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

تعمیر مسجد کے لئے امداد

احباب کی خدمت میں بتاکید التماس کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی تعمیر مسجد احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے لئے بہت جلد روپیہ روانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ ابھی قریباً چار ہزار روپیہ کی ضرورت باقی ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے جلد وہاں اپنی مسجد بنائی جاسکے۔ (ناظر بیت المال)

خدمت دین کیلئے وقف زندگی کی تحریک

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ وقف زندگی ہے جس کی مختلف صورتیں ہیں۔ اور مختلف حالات کے ماتحت مختلف قابلیتوں کے نوجوانوں کے لئے اس صورت میں اپنے دلی اخلاص کو پورا کرنے کے لئے مواقع نکلتے رہتے ہیں اس سے پیشتر زندگی وقف کرنے کے لئے کوئی تعلیمی معیار مقرر نہ تھا۔ کیونکہ ہر لیاقت کے نوجوانوں کے مناسب حال کام موجود تھا۔ لیکن اب جب کہ تحریک جدید کی ضرورت کے ماتحت متعدد نوجوان کام پر لگ چکے ہیں۔ اور اپنے مفوضہ کاموں کو سرانجام دے رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل کوائف کے نوجوانوں کے لئے ہی موقعہ ہے کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کریں۔ اور اپنے آپ کو پیش کریں۔

گریجوایٹ نوجوان

گریجوایٹ نوجوانوں کی ان دنوں بہت ضرورت ہے۔ جن کی صحت اچھی ہو۔ خدمت سلسلہ کا شوق ہو۔ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے بالکل آمادہ ہوں۔ جو دوست اس سال بی اے کا امتحان دینے والے ہوں وہ بھی پیش کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق فیصلہ کی یہ صورت ہوگی کہ اگر وہ امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ تو ان کو لے لیا جا سکے گا۔

مولوی فاضل نوجوان

مولوی فاضل نوجوانوں کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ امتحان میٹرکولیشن ضرور پاس ہوں۔ وہ مولوی فاضل جو اس سال میٹرک کا امتحان دینے والے ہوں اپنا نام پیش کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق جو فیصلہ ہوگا۔ اسے ان کے میٹرک کا امتحان پاس کر لینے کی صورت میں نافذ سمجھا جائے گا۔

قادیان کے سکول سے میٹرک کا امتحان دینے والے نوجوان

ایسے طلباء جو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پا کر میٹرک کا امتحان امسال دینے والے ہیں۔ اور انہوں نے میٹرک میں سائنس کا مضمون لیا ہوا ہے۔ وہ بھی اپنے آپ کو تحریک جدید کے ماتحت پیش کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق ایک علیحدہ سکیم ہے۔ ان کو سائنس سے متعلقہ خاص قسم کی تعلیم دلائی جائے گی۔ اور غیر مستطیع اصحاب کی کالج کی تعلیم کے دوران میں امداد بھی حسب حالات کی جا سکے گی۔ اور ان کے لئے عرصہ تعلیم میں دینیات کی تعلیم کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

دیہاتی مدرسین

مختلف مقامات میں زمیندارہ طریق کے ماتحت احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر ایک سکیم کے ماتحت ایسے نوجوانوں کی نئے سال کے لئے ضرورت ہے جن کی تعلیم کم از کم انگریزی مڈل تک ہو۔ صحت اچھی ہو۔ شادی شدہ ہوں۔ اور جس کی بیوی کچھ لکھی پڑھی ہوگی وہ قابل ترجیح ہوگا۔ وہ زمیندارہ کام اپنے ہاتھ سے کر سکتے ہوں۔ ان کو کچھ عرصہ تک قادیان میں دینیات اور دیگر ضروری علوم جن کی دیہاتی زندگی میں ضرورت ہوتی ہے سکھلائے جائیں گے۔ اس کے بعد ان کو مختلف مقامات پر بطور مدرس مقرر کر دیا جائے گا۔ ان کے گذارہ کی صورت زمیندارہ طرز سے خود ہل چلا کر ہوگی۔ حسب حال امداد کی جاتی رہے گی۔ ان کو عرصہ تعلیم قادیان میں دس روپے ماہوار الاؤنس ملا کریگا۔ خاص گرانی کی صورت میں الاؤنس میں زیادتی بھی ہو سکے گی۔ پہلی فصل کے تیار ہونے تک ۱۰/- ماہوار الاؤنس بطور امداد دیا جائے گا۔

انچارج تحریک جدید قادیان

وی پی وصول فرمالیں

جن اصحاب کی خدمت میں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ براہ مہربانی وہ ضرور وصول فرمائیں ورنہ ان کے نام پرچہ جاری رکھنا ممکن نہ ہوگا۔

یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب کیلئے لٹریچر

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے غیر مسلم صاحبان کیلئے ۲۔ امان ہش ۱۳۲۰ مطابق ۲ مارچ ۱۹۴۱ء یوم تبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ حسب دستور یوم تبلیغ کے موقعہ پر تقسیم کرنے کیلئے لٹریچر بھجوایا جائے گا۔ چونکہ اس موقعہ پر جتنا لٹریچر تقسیم ہونا چاہئے۔ وہ سب مفت نہیں بھجوایا جا سکتا۔ بلکہ اسدفعہ مقررہ تعداد سے بھی کم لٹریچر بھجوایا جا رہا ہے۔ کیونکہ اکثر جماعتوں اور احباب کے ذمہ حصہ نشر و اشاعت کا بقایا چلا آ رہا ہے۔ پس کمی کو پورا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل لٹریچر لاگت سے بھی کم قیمت پر چھپوا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب اور عہدیداران یوم تبلیغ کی اہمیت اور اسدن فریضہ تبلیغ و اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ لٹریچر تقسیم کرنے کیلئے منگوانے کا انتظام کریں۔ اگر وی۔ پی نہ منگوانا ہو تو لٹریچر کی کم سے کم نصف قیمت پہلے آنی چاہئے۔ اور بقیہ قیمت زیادہ سے زیادہ نصف امان (فروری) تک وصول ہو جانی چاہئے۔

اردو لٹریچر

(۱) وید مقدس اور بھگوت گیتا میں کرشن کی آمد ثانی کی پیشگوئی" اس میں وید کے ایسے حوالے درج ہیں۔ جن میں "احمد" علیہ السلام اور "قادیان" کے الفاظ مذکور ہیں۔ قیمت عہ سینکڑہ

(۲) "کرشن اوتار" فی سینکڑہ ۱۰/

(۳) "ابطال الوہیت وید" " "

(۴) الوہیت مسیح کی تردید میں بیس انجیلی دلائل " "

(۵) دنیا کے موجودہ مصائب اور خدا تعالیٰ کی آواز فی سینکڑہ ۱۰/

(۶) رسالہ اسلام اور گورو گرنتھ فی ۱/ چھ روپیہ سینکڑہ

(۷) رسالہ امن عالم " "

گورمکھی لٹریچر

(۱) "پریم سنیہا" سکھ دوستوں میں تقسیم کرنے کیلئے باموقعہ اور نہایت موثر ٹریکٹ ہے قیمت فی سینکڑہ ۱۰/

(۲) قاضی کرشن یعنی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے سکھ گرنتھ " عہ

(۳) پیغام صلح تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی نسخہ ۱/ " چھ روپیہ

(۴) رسالہ اسلام اور سکھ گرنتھ۔ باموقعہ اور قابل اشاعت ہے " "

(۵) رسالہ ہمارا رسول۔ تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ " "

ہندی لٹریچر

(۱) "وہی ہمارا کرشن" اور کرشن اوتار ہر دو عہ سینکڑہ (۲) کیا وید الشوری گیان ہیں فی سینکڑہ ۱۰/ (۳) "ردتنا سنخ" فی سینکڑہ ۱۰/ (۴) رسالہ امن عالم۔ نہایت موثر اور خوب اشاعت کے قابل فی رسالہ ۱/ چھ روپیہ سینکڑہ (۵) نماز ہندی فی رسالہ ۱/ چھ روپیہ سینکڑہ

انگریزی لٹریچر

(۱) [illegible] in Islam. تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مع فوٹو فی نسخہ ۳/ تین روپیہ سینکڑہ (۲) پیغام صلح فی نسخہ ۱/ چھ روپیہ سینکڑہ

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

محکمہ ریلوے کا ضروری اعلان

اس وقت ان ممالک کو جو عدن سے مغرب کی جانب اور سنگاپور سے مشرقی جانب واقع ہیں جو گیہوں کراچی سے بھیجا جاتا ہے۔ اس پر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حصہ سفر پر محصول میں 25% کی جو تخفیف رائج ہے۔ وہ اطلاع ثانی تک جاری رہیگی۔ اور اس گیہوں پر جو کراچی سے ۳۱ جولائی ۱۹۴۱ء سے قبل روانہ ہوگا اور کراچی میں وہ ۳۰ جون ۱۹۴۱ء تک موصول ہو چکا ہوگا۔ اس پر تو بہرحال اس کا اطلاق ہوگا۔

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

نیلام اراضیات نیلی بار

اراضیات سرکار جو کہ نیلی بار میں ضلع منٹگمری کی تحصیل پاکپتن اور ضلع ملتان کی تحصیلات میلسی ولودھراں میں واقع ہیں۔ نیلام ہو رہی ہیں۔ اراضیات مذکور بتاریخ ۱۸، ۱۹ فروری ۱۹۴۱ء بوقت دس بجے صبح بمقام پاکپتن بپابندی شرائط (جو کہ دفتر صاحب بہادر منتظم آبادی نیلی بار پاکپتن سے مفت مل سکتی ہیں) بذریعہ نیلام عام فروخت کی جائیں گی۔ بجز اس کے کہ اس اثناء میں کسی اعلےٰ حاکم کے حکم سے نیلام ملتوی یا بند نہ کیا جائے۔ یہ اراضیات نہری ہونگی جو دوست اس کی خریداری کیلئے تیار ہوں وہ مقررہ تاریخوں پر پاکپتن پہنچ جائیں۔ اس کی تشریح لسٹ ہائے کے جدول میں کی گئی ہے۔ جو صاحب بہادر منتظم آبادی نیلی بار پاکپتن کے دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔ اور مذکورہ بالا اراضیات سرکار کے نقشہ جات دفتر صاحب بہادر منتظم آبادی نیلی بار پاکپتن میں بلافیس ملاحظہ ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں درخواست پر بذریعہ ڈاک خفیف سی رقم پر حاصل بھی کی جا سکتی ہیں۔

ناظر امور عامہ

اعلان ضروری

ایک شخص مسمی مبارک احمد خان سکنہ بستی اکبر کلیہ کو ان کی بیکاری کے انسداد کے سلسلہ میں سات روپیہ بطور قرض نظارت امور عامہ کی طرف سے دیئے گئے تھے۔ جس کا باقاعدہ پرامیسری نوٹ لیا ہوا ہے۔ نظارت بیت المال کی طرف سے مبارک احمد سے اس رقم کی وصولی کے لئے کئی بار مطالبہ کیا گیا ہے۔ لیکن وہ جواب نہیں دیتے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ یہ رقم دو ہفتہ تک بذریعہ منی آرڈر نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ ورنہ ان کے خلاف ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جس جماعت میں ہوں یا جس کو ان کا علم ہو کہ وہ کہاں ہیں۔ وہ ان کو اس اعلان سے آگاہ کر کے نظارت ہذا کو اطلاع کر دے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ فروری۔ انگریزی بمبار ہوائی جہازوں نے جرمنی پر اور حملے کئے آج سویرے شمالی جرمنی پر انگریزی جہاز اڑے۔ اور آگ لگا دینے والے گولے گرائے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کل رات بھی کوئی خاص سرگرمی نہیں دکھائی بعض جگہ بم گرائے۔ مگر ان سے کوئی خاص مالی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ بعض آدمی زخمی ہوئے۔ کل دن کے وقت مشرقی کنارے کے پاس دو بمبار جہاز گرا لئے گئے۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ کل رات وزیر اعظم نے جو تقریر براڈکاسٹ کی۔ امریکہ میں پھر اس کی بنا پر زور دیا جا رہا ہے کہ برطانیہ کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنی چاہئے۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ مسٹر وینڈل ولکی امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ اگر یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے برطانیہ کو مدد نہ دی۔ تو وہ بھی لڑائی کی لپیٹ میں آنے سے بچ نہ سکے گی۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ برطانیہ کو مدد نہ دے کر امریکہ آرام سے رہ سکتا ہے۔ وہ اصل حالات سے آنکھیں بند کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ جمعہ کی شام کو تعزیہ کے سلسلہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ جو آج پھر رنگ لایا مسلمانوں کے ایک جتھے نے بجلی کے تار کاٹ دیئے۔ اور پولیس پر پتھر برسائے جس پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

واشنگٹن ۹ فروری وار المنڈ وین نے کل برطانیہ کی امداد سے متعلق صدر روزویلٹ کا بل ۱۶۵ کے مقابلہ میں ۲۶۰ ووٹوں سے پاس کر دیا۔ اب اس بل پر مجلس امور خارجہ غور کرے گی جس پر مسٹر وینڈل ولکی بھی شہادت دیں گے۔ اور برطانیہ میں اپنے چشم دید واقعات بھی بیان کریں گے۔

لنڈن ۹ فروری۔ جمعہ کے دن روم میں اطالوی نوجوانوں نے روم کے امریکن سفارت خانہ پر حملہ کر کے کھڑکیاں اور شیشے توڑ ڈالے۔ کل دن بھر مشتعل ہجوم سفارت خانہ کی عمارت کے اردگرد مظاہرے کرتا رہا اور یونیورسٹی کے طلباء امریکہ اور برطانیہ کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔

برلن ۹ فروری۔ ہٹلر کے ایک نائب نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ آبدوزوں کی جنگ موسم بہار میں پورے زور سے شروع ہو جائے گی۔ برطانیہ نے تو ابھی محض ایک معمولی سا نمونہ ان حوادث کا دیکھا ہے جو اسے پیش آنے والے ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی جنگی مشین جرمن سپاہیوں کے ہاتھوں میں حرکت میں آنے کے لئے بالکل تیار ہے اور اس کی حرکت ہی آخری فتح لائے گی۔

جبل پور ۹ فروری آج شام جبل پور میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ اور پولیس کو ہجوم پر گولی چلانا پڑی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فساد تعزیہ کے جلوس پر پتھر پھینکنے کی وجہ سے ہوا۔ شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۹ فروری مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ کرنل ڈانوان آج فلسطین سے ہوائی جہاز کے ذریعہ قاہرہ پہنچے اور شاہ مصر سے ملاقات کی۔

لنڈن ۹ فروری۔ وشی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ دو فرانسیسی جہازوں کو جو برازیل کی بندرگاہ بونس ایرز سے فرانسیسی ریڈ کراس کے لئے ادویات لے جا رہے تھے۔ برطانوی حکام نے روک لیا اور پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔

چنگکنگ ۹ فروری چین کی گوریلا فوج نے مشین گن کی مدد سے مدھوار کوکوزننگ میں ایک جاپانی جہاز کو گرا لیا جس سے سابق وزیر بحریہ اور آٹھ دیگر جاپانی افسر ہلاک ہو گئے۔ چنگکنگ کی گورنمنٹ نے اعلان شائع کیا ہے کہ تباہ شدہ ہوائی جہاز کی دیکھ بھال کرنے پر اس میں سے اہم دستاویزات برآمد ہوئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امیر البحر مذکور اپنے سٹاف کے ساتھ جاپانی بیڑے کے کمانڈر انچیف کے عہدے کا چارج لینے کے لئے جزیرہ ہنان جا رہے تھے

لنڈن ۹ فروری۔ ابی سینیا کا اطالوی وائسرائے جو عدیس آبابا سے اطالوی فوجوں کا معائنہ کرنے گیا تھا۔ مفقود الخبر ہے افواہ ہے کہ حبشی اسے پکڑ کر شاہ ابی سینیا کے پاس لے گئے ہیں

امرتسر ۱۰ فروری۔ گندم دڑہ ۶/۴/۳ گندم اکھلے ۳/۷/۶/۱ چنے ۱/۹ ۳/ پرانی باسمتی ۷/۴/۰ نئی باسمتی ۷/۰/۰ دیسی کپاس ۴/۱۰/۰ تل ۹/۸/۰

لائل پور ۱۰ فروری گندم اعلیٰ ۳/۶/۰ گندم وڈر ۳/۵/۶ چنے ۳/۳/۶ دیسی کپاس ۴/۱۲/۰ گڑ ۲/۱۲/۰

لنڈن ۱۰ فروری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ناروے کے کنارے کے پاس ایک جرمن جہاز کو تارپیڈو کا نشانہ بنایا گیا۔

لنڈن ۱۰ فروری ۲۴ گھنٹے سے زیادہ دیر تک چپ سادھے رکھنے کے بعد آج اٹلی نے مان لیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے جنیوا پر حملہ کیا۔ اور گولے برسائے۔ مگر ساتھ ہی حسب معمول کہا ہے کہ کسی فوجی ٹھکانے پر بم نہیں گرائے۔ البتہ بہت سے شہری مارے گئے۔ اور زخمی ہوئے۔ لنڈن میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنیوا پر گولے برسانے کی وجہ یہ ہے کہ جنرل ویگاں پر حملہ کرنے کے لئے جرمن فوجیں اس بندرگاہ سے نہ بھیجی جا سکیں

لنڈن ۱۰ فروری۔ بن غازی کے فتح ہو جانے سے اٹلی کو سخت چوٹ لگی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ اٹلی کے لوگ بن غازی کے چھن جانے پر سوگ منا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ افریقہ کے تمام مورچوں پر کامیابی حاصل ہو رہی ہے قاہرہ میں اب کہا جاتا ہے کہ جنرل ویول ٹرپلی کی طرف بڑھیں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اطالوی اب جم کر لڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ کیونکہ اب ان کے پاس موٹر کاریں اور ٹینک نہیں رہے۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ وزیر اعظم کی تقریر کے متعلق نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر چرچل نے جو ہتھیار مانگے ہیں۔ وہ ان کو ضرور دیئے جائیں گے روم کے ریڈیو نے مسٹر چرچل کی تقریر کا وہ حصہ نہیں سنایا۔ جس میں اٹلی کے ہارنے کا ذکر ہے۔ اسی طرح صوفیہ کے ریڈیو نے وہ حصہ نہیں سنایا۔ جس میں بلغاریہ کا ذکر تھا۔

دہلی ۱۰ فروری۔ کل سنٹرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگا۔ جس میں تیسرا جنگی بجٹ پیش ہوگا۔

کلکتہ ۱۰ فروری۔ برما کے وزیر اعظم نے اس تجارتی گفتگو کے متعلق جو گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ برما میں ہو رہی ہے۔ بیان دیتے ہوئے کہا۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ کامیاب ہوگی یا نہیں۔ مگر برما اور ہندوستان کے درمیان اور بھی کئی گتھیاں ہیں۔ جنہیں دوستانہ طور پر سلجھانا ضروری ہے۔ اگر وہ سلجھ سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں۔ تجارتی گفتگو کامیاب نہ ہو۔

حیدر آباد دکن ۱۰ فروری موجودہ مردم شماری میں حیدر آباد کی آبادی ایک کروڑ ۶۰ لاکھ تک پہنچ جانے کی۔ شہر حیدر آباد مع سکندر آباد کی آبادی کا اندازہ ۹ لاکھ ہے۔ جو دس سال قبل ۷ لاکھ دس ہزار تھی۔

کلکتہ ۱۰ فروری۔ وزیر خزانہ نے بیان کیا۔ کہ شہر میں امن قائم ہو گیا ہے اس جھگڑے کی تحقیقات کی جائے گی۔

لاہور ۱۰ فروری۔ آج پنجاب بھر میں بن غازی کی فتح پر خوشی منائی گئی۔ سب سرکاری دفاتر۔ کچہریاں۔ اور سکول کالج بند رہے۔ اور جھنڈے لہرائے گئے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی